قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل

لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

جمعرات 22 اپریل 2021ء | 09رمضان 1442ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:96

ارشاد باری تعالیٰ

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(سورہ زمر :54)

ترجمہ: تُو کہہ دے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

فرمانِ رسول ﷺ

حدیث قدسی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَنَّهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أُهَرْوِلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مجھ سے بالشت بھر قریب ہوتا ہے میں اس سے گز بھر قریب ہوتا ہوں۔ اور جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے میں اُس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔(صحیح مسلم -کتاب التوبۃ - باب فی الحض علی التوبۃ - والفرح بھا)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

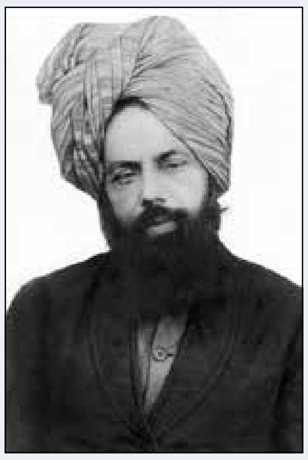

توبہ کی تین شرائط

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ توبہ کے تین شرائط ہیں۔ بدوں اُن کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النّصوح کہتے ہیں، حاصل نہیں ہوتی۔ ان ہرسہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اِقْلَاع کہتے ہیں۔یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو اِن خصائل ردیّہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوّری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ اُن خیالات فاسدہ و تصوّرات بد کو چھوڑ دے۔مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہے تو اُسے توبہ کرنے کے لئے پہلے ضروری ہے کہ اس کی شکل کو بدصورت قرار دے۔ اور اس کی تمام خصائلِ رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے۔ کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے تصوّرات کا اثر بہت زبردست اثر ہے۔ ...... پس جو خیالات بدلذات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط نَدَم ہے۔یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے۔ مگر بدبخت انسان اس کو معطّل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذّات عارضی اور چند روزہ ہیں۔ اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذّت اور حظّ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آکر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جائیں گے۔ آخر ان سب لذّاتِ دنیا کو چھوڑنا ہو گا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب لذّات چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے۔ اور جس میں اوّل اِقْلَاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالاتِ فاسدہ و تصورات بیہودہ کا قلع قمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عزم ہے۔یعنی آئندہ کے لئے مصمّم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کرے گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سیّئات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے۔ اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے جیسے فرمایا اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (البقرۃ: 166)

(ملفوظات جلد اول صفحہ 87-88 ایڈیشن 1988ء)

فرمان خلیفہ وقت

(توبہ کی علامت)

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اُسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ کے محرکات اُسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے۔ واضح ہو کہ یہ مطلب نہیں کہ گناہ کرتے چلے جاؤ، جان بوجھ کر گند میں گرتے چلے جاؤ اور سمجھو کہ مَیں نے استغفار کر لی ہے اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ گناہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے خلاف ہے۔مطلب یہی ہے کہ اس کو بدی کی طرف، برائی کی طرف، کوئی رغبت نہیں ہوتی۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت پڑھی کہ {اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ}۔ اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ندامت اور پشیمانی علامتِ توبہ ہے۔تو دیکھیں علامت یہ بتائی کہ ندامت ہو، پشیمانی ہو اور اس کی وجہ سے پھر آئندہ ان سے بچتا بھی رہے۔ کیونکہ جس بات کی ندامت ہو اور پشیمانی ہو اس بات کو انسان دوبارہ جان بوجھ کر نہیں کرتا۔

(خطبۂ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- پیکرِ انوارِ عشق (منظوم)
- تعارف سورۃ الجمعۃ (62 ویں سورۃ)
- نزولِ وحی کے وقت کی حالت
- صلح کے جسمانی و روحانی فائدے

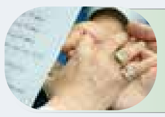

دربارِ خلافت

مذہب کی پابندی اتنی ضروری ہے کہ چاہے ساری گورنمنٹ ہماری دشمن ہو جائے اور جہاں کسی احمدی کو دیکھے اُسے صلیب پر لٹکانا شروع کر دے پھر بھی ہمارا یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا کہ قانونِ شریعت اور قانونِ ملک کبھی توڑا نہ جائے۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

پھر آپؑ نے ایک دفعہ فرمایا کہ قانون شکنی کی تلقین کرنے والوں سے ہم کبھی تعاون نہیں کر سکتے۔ ’’بعض جماعتیں ایسی ہیں جو بغاوت کی تعلیم دیتی ہیں۔بعض قتل و غارت کی تلقین کرتی ہیں۔بعض قانون کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ ان معاملات میں کسی جماعت سے ہمارا تعاون نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ ہماری مذہبی تعلیم کے خلاف امور ہیں۔ اور مذہب کی پابندی اتنی ضروری ہے کہ چاہے ساری گورنمنٹ ہماری دشمن ہو جائے اور جہاں کسی احمدی کو دیکھے اُسے صلیب پر لٹکانا شروع کر دے پھر بھی ہمارا یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا کہ قانونِ شریعت اور قانونِ ملک کبھی توڑا نہ جائے۔ اگر اس وجہ سے ہمیں شدید ترین تکلیفیں بھی دی جائیں تب بھی یہ جائز نہیں کہ ہم اس کے خلاف چلیں‘‘۔

(الفضل 6/اگست 1935ء جلد 23 نمبر 31 صفحہ 10 کالم 3)

پس ہڑتالوں کے بارہ میں بڑے واضح طور پر یہ سارے احکامات سامنے آ گئے ہیں۔ میں نے پہلے بھی حدیث کی وضاحت میں سورۃ بقرۃ کی آیت 206 کا ایک حصہ سنایا تھا کہ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ۔ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ جب زبردستیاں شروع ہوتی ہیں تو فساد پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت بدقسمتی سے اس فساد کی حالت میں سب سے زیادہ مسلمان ممالک اس کی لپیٹ میں ہیں۔ یہ مکمل آیت جو ہے یوں ہے کہ وَاِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ لِیُفْسِدَ فِیْھَا وَیُھْلِکَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ (البقرۃ: 206) اور جب وہ صاحبِ اختیار ہو جائے تو زمین میں دوڑا پھرتا ہے تا کہ اس میں فساد کرے اور فصل اور نسل کو ہلاک کرے جبکہ اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔

تو جب ظالم حکمران ہو جاتے ہیں تو وہ دوسروں کی جو مخالفین ہیں اُن کی جائیدادوں کو، اُن کی فصلوں کو، اُن کی نسلوں کو بے دریغ نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب یہ پوری آیت جو ہے یہ حکمرانوں کو تنبیہ کر رہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک عمومی فرمان بھی ہے کہ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ۔ اس لئے بغاوت کرنے والوں کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا تھا کہ قرآنِ کریم صرف عوام الناس کو یہ حکم نہیں دیتا بلکہ حکمرانوں کو بھی یہی کہتا ہے کہ اپنے اقتدار پر تکبر کر کے ملک میں فساد پیدا نہ کرو۔عوام کے حقوق تلف نہ کرو۔ امیر اور غریب کے فرق کو اتنا نہ بڑھاؤ کہ عوام میں بے چینی پیدا ہو جائے اور اس کے نتیجے میں پھر بغاوت کے حالات پیدا ہوں اور اس طرح تم اپنے اس عمل کی وجہ سے بھی خدا تعالیٰ کی پکڑ میں آؤ۔

اب دیکھیں جو حالات سامنے آ رہے ہیں، بلا استثناء ہر جگہ یہی آواز اُٹھ رہی ہے کہ قومی دولت لوٹی گئی ہے اور عوام کو اُن کے حقوق سے محروم کیا گیا ہے۔ کس قدر بدقسمتی ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر نصیحت کی اور تنبیہ فرمائی تھی، اُنہی میں سے سب سے آگے یہ لوگ ہیں جو آج کل مسلمان ملکوں کے حکمران ہیں، جو اس قسم کی غلط حرکتیں کر رہے ہیں۔عوام کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری حکمرانوں کی ہے، اُن کی اقتصادیات کی بہتری کی ذمہ داری حکمرانوں کی ہے۔ اُن کی صحت کی ذمہ داری حکمرانوں کی ہے اور اس طرح دوسرے بہت سارے حقوق ہیں۔غرضیکہ یہ سب حکومتوں کے کام ہیں۔ اُن کو یہ ادا کرنے چاہئیں۔ ان کو سرانجام نہ دے کر یہ لوگ فساد پیدا کر رہے ہیں اور فساد اللہ تعالیٰ کی نظر میں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انتہائی ناپسندیدہ ہے۔

پس ہمارے حکمرانوں کو اللہ تعالیٰ کے انعاموں کی قدر کرتے ہوئے اُن اصولوں اور اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے جس کی مثالیں ہم دیتے ہیں۔حضرت عمرؓ نے جب حکومت تھی تو کس طرح انصاف قائم فرمایا تھا کہ عیسائی، عیسائیوں کی حکومت دوبارہ قائم ہونے پر رو رو کر یہ دعا کرتے تھے کہ مسلمان دوبارہ ہمارے حکمران بن جائیں۔ اور یہاں یہ حال ہے کہ مسلمان رعایا مسلمان حکمرانوں کے خلاف کھڑی ہے کہ انصاف قائم نہیں ہو رہا۔ پس اُس تقویٰ کی تلاش کی ضرورت ہے جو آج مسلمانوں میں مفقود ہے، ختم ہو چکا ہے۔حکمران ہیں یا عوام ہیں دونوں اگر اس اَصل کو پکڑیں گے تو کامیاب ہوں گے۔ بہرحال احمدیوں کے لئے یہ واضح ہدایت ہے کہ اپنے آپ کو اس فساد سے بچانا ہے۔ دعائیں کریں۔ اگر دل سے نکلی ہوئی دعائیں ہوں گی تو ایک وقت میں جب اللہ تعالیٰ چاہے گا قبولیت کا درجہ پائیں گی اور ان ظالموں سے

بقیہ صفحہ 4 پر

پیکرِ انوارِ عشق

خوب جچتی ہے یہ سر پر آپ کے دستارِ عشق
آپ ہی ہیں دنیا میں تو پیکرِ انوارِ عشق
گھر سے نکلے ہیں اٹھا کر پرچمِ اسلام جو
مصطفائی کر رہے ہیں ہر طرف پرچارِ عشق
حوصلہ رکھتا ہے دل میں وہ چٹانوں کی طرح
ہے رواں منزل کی جانب قافلہ سالارِ عشق
آپ کے قدموں کو چومیں اُلفتوں کی بستیاں
خاک کر دے دشمنوں کو آپ کا اِک وارِ عشق
دیکھنا رکھ دے گا بنیادیں ہلا کر اُن کی یہ
ایک دن پسپا کرے گی اُن کو یہ یلغارِ عشق
دل میں جذبہ رکھتا ہے اخلاص کا یہ ہر گھڑی
کرتی ہے پتھر دلوں کو موم یہ گفتارِ عشق
جن کے ہاتھوں نے پہن لیں پیار کی ہیں بیڑیاں
راہ الفت میں کریں گے کیسے وہ انکارِ عشق
مثلِ جنت زندگی میری بنائے گا یہی
میری قسمت میں لکھے گا راحتیں اقرارِ عشق
راستوں سے رکھ دیے پتھر ہٹا کر آپ نے
دل میں یہ رچ بس گیا ہے آپ کا کردارِ عشق
بول بالا ہو گا اُس کا دیکھنا اک دن ضرور
دنیا پر غالب رہے گی آ کے یہ تلوارِ عشق
سارے مردے ایک پل میں زندہ کر دے گا خدا
پائیں گے اک دن شفا تم دیکھنا بیمارِ عشق
اپنی خوشبو سے معطر کر دے جسم و جان کو
رب کرے ہر دم مہکتا یہ رہے گلزارِ عشق
رات دن بشریٰ کے ہونٹوں پر دعا رہتی ہے یہ
رب کرے، دلبر رہے میرا سدا پندارِ عشق

بشریٰ سعید عاطف

ابو سلطان

تعارف سورۃ الجمعۃ (62 ویں سورۃ)

(مدنی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 12 آیات ہیں)

ترجمہ از انگریزی ترجمہ قرآن (حضرت ملک غلام فرید صاحب) ایڈیشن 2003

وقت نزول اور سیاق و سباق

یہ سورۃ ہجرت کے کئی سالوں کے بعد نازل ہوئی۔ سابقہ سورۃ میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی جو پیشگوئی احمد نامی نبی کے بارے میں مذکور ہے اس کی تفصیل موجودہ سورۃ کی آیت نمبر 4 میں ہے۔ سابقہ سورۃ کی طرح یہ سورۃ بھی خدا کی صفت عزیز اور حکیم سے شروع ہوتی ہے اور دونوں صفات کے ثبوت اور دلیل کے طور پر آپ ﷺ کا اَن پڑھ عربوں میں ظاہر ہونا پیش کرتی ہے۔ جو ایک غیر مہذب، غیر متمدن اور اَن پڑھ لوگوں میں مبعوث ہوئے اور قرآنی تعلیمات اور آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے باعث جملہ انسانیت کے لئے بطور استاد اور راہنما کے ہو گئے۔ اور جہاں کہیں بھی گئے وہاں روشنی پھیلائی اور علم پھیلایا۔ پھر یہ سورۃ اس روحانی انتشار کا ذکر کرتی ہے جو کچھ عرصہ کے بعد آنحضور ﷺ کے نائب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طور پر پیدا ہوگا نیز یہ سورۃ یہودیوں کی آنحضرت ﷺ کو جھٹلانے کی وجہ سے مذمت کرتی ہے کیونکہ ان کے مقدس صحیفوں میں آپ ﷺ کی آمد کی بابت پیشگوئیاں موجود ہیں۔ یوں یہ سورۃ مسلمانوں کو توجہ دلاتی ہے کہ جب وہ مسیح موعود ظاہر ہو جو آپ ﷺ کی نیابت میں آئے گا تو مسلمان یہودیوں والا طرزِ عمل اختیار نہ کریں۔

اپنے اختتام پر اس سورۃ میں نماز جمعہ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثتِ ثانیہ (مسیح موعود علیہ السلام کے دور) میں تجارت کا دور دورہ ہوگا اور دنیاداری اور مادہ پرستی بہت بڑھ جائے گی اور انسان کو خدا سے دور کرنے والی بیشمار چیزیں ہوں گی اور مسلمانوں کو نصیحت کی گئی ہے کہ وہ اپنے مذہبی فرائض پر ان چیزوں کو ہرگز حاوی نہ ہونے دیں۔

ابو سلطان

تعارف سورۃ المنافقون (63 ویں سورۃ)

(مدنی سورۃ، تسمیہ سمیت اس سورۃ کی 12 آیات ہیں)

ترجمہ از انگریزی ترجمہ قرآن (حضرت ملک غلام فرید صاحب) ایڈیشن 2003

وقت نزول اور سیاق و سباق

یہ بھی مدنی سورۃ ہے، جو جیسا کہ اس کے مضمون سے ظاہر ہے غزوہ احد کے کچھ عرصہ بعد نازل ہوئی۔ جیسا کہ سابقہ سورۃ میں خاص طور پر مدینہ کے یہودیوں کا ذکر کیا گیا تھا، موجودہ سورۃ میں اسلام کے دیگر دشمنوں کا ذکر ہے جو منافق ہیں اور ان کے بدارادوں کا ذکر ہے اور بددیانتی اور دغابازی کا اور ان کے بلند و بالا ایمان کے دعاوی کا ذکر ہے جن کو جھوٹا اور دغاباز قرار دیا گیا ہے۔ اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ یہ لوگ اسلام کے سخت دشمن ہیں جیسا کہ وہ اپنی قسموں سے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اور ایمان کے جھوٹے دعاوی کرتے ہیں، جن کو وہ اس دھوکہ دہی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

انہوں نے اپنے بدارادوں اور قابل نفرت حرکتوں کی وجہ سے خود کو قابل نفرت حد تک گرا دیا ہے۔ وہ اپنے تئیں خیال کرتے ہیں کہ ان کی طرح آپ ﷺ کے صحابہ بھی ذاتی مفاد کی خاطر آپ ﷺ کے گرد جمع ہیں جو مادی ضروریات کو پورا کرنے کی خاطر کسی بھی وقت آپ ﷺ کو چھوڑ دیں گے۔

اس سورۃ کا اختتام اس نصیحت پر ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال کو خرچ کرنا چاہیئے قبل اس کے کہ وہ وقت آجائے جب اسلام کو ان کے مال و دولت کی ضرورت نہ رہے

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی کتاب تجلیات الٰہیہ میں تحریر فرمایا ہے کہ

’’خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔‘‘

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409 تا 410)

تبرکات حضرت سید میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ

نزولِ وحی کے وقت کی حالت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کو سخت گھبراہٹ ہوتی۔ آپ اپنے دونوں ہونٹ ہلاتے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ پڑھتے جاتے۔ تاایسانہ ہوکہ آپ بھول جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ (القیامہ:17)۔ آپؐ کو اس سے روکا اور تسلی دی کہ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (القیامہ:18) تجھے فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ وحی کا تیرے سینہ میں محفوظ رکھنا اور تجھے لوگوں کو سنانے کی توفیق دینا ہمارے ذمہ ہے۔

فرمایا۔ دنیا میں بعض امور کسبی ہوتے ہیں اور بعض وھبی۔ یعنی بعض کام انسان کوشش، محنت اور جدوجہد کے ساتھ سیکھتا ہے اور بعض کام انسان اکتساب اور جدوجہد کے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے آجاتے ہیں۔ مثلاً تیرنا ہے انسان اس کو کوشش اور جدوجہد سے سیکھتا ہے۔ اس لئے تیراکی انسان کے لئے کَسبی ہے۔ لیکن ایک بطخ کا بچہ بغیر کسی خاص کوشش اور اکتساب کے تیرنے لگ جاتا ہے۔ اس کے لئے ایک وھبی امر ہے۔

پس دنیا میں بعض امور ایسے ہیں جو ایک کے لئے کسبی ہیں اور دوسرے کے لئے وھبی۔ اسی طرح حفظ کرنے کا فعل ہے۔ یہ بھی کسب سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی کا حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ کسی کا عمدہ۔ کوئی بارہ سال میں قرآن مجید حفظ کرتا ہے۔ کوئی پانچ سال میں۔ کوئی ایک عبارت کو ایک دفعہ سن کر یاد رکھتا ہے۔ کوئی دو دفعہ سن کر حفظ کرسکتا ہے۔ کسی کو بار بار رٹنا پڑتا ہے۔ غرض حفظ کے لئے ہر ایک کو کچھ نہ کچھ محنت اور جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی ایک بشر تھے۔ وہ بھی باتیں بھول جایا کرتے تھے۔ حضور خود فرماتے ہیں۔ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ۔ کہ میں تم جیسا ایک بشر ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ اسی طرح میں بھی بھولتا ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی میں یہ استثنیٰ رکھا ہے کہ نبی کی قوتِ حافظہ کا اس کی وحی پر اثر نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ قاعدہ ہے۔ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓى (الاعلیٰ:7) یعنی جو وحی ہم تجھ پر پڑھیں گے وہ تو نہیں بھولے گا۔ ہاں اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ اگر اللہ تعالیٰ کی مشیئت کچھ بھلانا چاہے تو بُھلا سکتی ہے۔ پس نہ وحی کے یاد رکھنے میں نبی کی سعی کا دخل ہوتا ہے اور نہ وہ اس کو ازخود بھول سکتا ہے بلکہ یہ ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود اپنے اوپر لی ہوئی ہے کہ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ (القیامہ:18) کہ وحی الٰہی کو نبی کے سینہ میں محفوظ رکھنے کی ذمہ داری ہم پر ہے اور پھر یہ بھی ہم پر ذمہ واری ہے کہ ہم نبی کو توفیق دیں کہ وہ اس وحی کو لوگوں تک پہنچائے۔ اگر وحی الٰہی کو محفوظ رکھنے کی ذمہ واری نبی پر ہوتی تو خدا تعالیٰ کا کلام بندے کے کلام میں ضرور مخلوط ہو جاتا اور سلسلہ وحی الہام کے جاری کرنے کا مقصد فوت ہو جاتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس تصریح کے نازل ہونے سے پہلے اپنی یہ ذمہ واری سمجھتے تھے کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہو۔ اس کو میں یاد کروں تا کہ لوگوں کو پہنچانے میں کوئی غلطی نہ ہو جائے۔ آپ

کے متعلق آتا ہے کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی۔ کان یعالج فی التنزیل شدۃ تو آپ اپنی ذمہ واری کے احساس سے سخت گھبراتے اور آپ کو ڈر رہتا کہ کہیں میں وحی الٰہی کا کچھ حصہ بھول نہ جاؤں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صدقِ دعویٰ پر یہ امر بھی ایک دلیل ہے۔ اگر آپ نعوذ باللہ جھوٹے تھے تو آپ کو اس قدر گھبراہٹ کیوں ہوتی۔ آپ خود ہی عبارت بناتے اور لوگوں کو سنا دیتے۔

پس آپ کا گھبرانا اور اپنی ذمہ واری کے احساس سے فکر مند رہنا دلیل ہے اس امر کی کہ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوتی تھی اور آپ اپنے دعویٰ میں صادق تھے۔

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

اگر ظالم حکمران ہیں تو نجات ملے گی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔

آگے بھی جو تبدیلیوں کے بعد حالات نظر آرہے ہیں وہ شاید عارضی امن کے تو ہوں لیکن مستقل امن کے نہیں ہیں۔ اس طرح جو تبدیلیاں ہوتی ہیں، جو ظلم کرکے اقتداروں پر قبضہ کیا جاتا ہے یا انقلاب لائے جاتے ہیں تو اُن میں بھی ایک مدت کے بعد پھر ظالم حکمران پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ ایک ظالم کے جانے کے بعد دوسرے ظالم آجاتے ہیں۔ اس لئے یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی ظالم حکمران بھی مسلّط نہ کرے۔ اللہ کرے کہ عامّۃ المسلمین بھی اور حکمران بھی اپنے فرائض اور حقوق کو پہچانیں اور پھر اُن کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور اسلام کی خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کریں۔

(خطبہ جمعہ یکم اپریل 2011ء)

ایک خطبہ جمعہ میں مزید فرمایا:

دو جمعہ پہلے میں نے حکمرانوں کے غلط رویوں اور عوام کے حقوق صحیح طور پر ادا نہ کرنے اور عوام الناس کے ردّ عمل اور رویے کی قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی روشنی میں وضاحت کی تھی کہ ان حالات میں ایک حقیقی مسلمان کو حکمرانوں کے متعلق کیا ردّ عمل دکھانا چاہئے اور آج کل کیونکہ عرب ممالک میں تازہ تازہ اپنے سربراہان اور حکمرانوں کے خلاف یہ ہوا چلی ہے کہ اُن سے کس طرح حقوق لینے ہیں یا اُن کو حکومتوں سے کس طرح اتارنا ہے اور علیحدہ کرنا ہے اس لئے ہمارے عرب ممالک کے رہنے والے احمدی اس موضوع پر زیادہ دلچسپی رکھتے ہیں۔ اسی دلچسپی کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے عربی چینل کے ایم ٹی اے تھری (MTA-3) کے لائیو پروگرام کرنے والوں نے، اَلْحِوَارُ الْمُبَاشِر کا جو اُن کا لائیو پروگرام ہے اور ہر مہینے کی پہلی جمعرات سے اتوار تک ہوتا ہے، اُس میں انہوں نے اس موضوع کو رکھا تھا جو براہِ راست عرب ممالک کے سیاسی حالات سے متعلق تو نہیں تھا لیکن پھر بھی مسلمانوں کے موجودہ حالات پر روشنی ڈالتا ہے۔ اس پروگرام کو کنڈکٹ (Conduct) کرنے والے شریف عودہ صاحب اس پروگرام کے متعلق مجھے کچھ بتا بھی گئے تھے۔ پھر بعد میں انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ’الہُدیٰ‘ کے کچھ حصہ پر نشان لگا کے بھیجا۔ یہ اس کا پہلا حصہ ہے۔ ترجمہ بھی ساتھ ساتھ ہے۔

یہ تمام مضمون خاص طور پر اِن ملکوں کے سربراہوں کے حالات پر منطبق ہے جہاں آج کل یہ فساد ہو رہے ہیں۔ بلکہ یہ مضمون نہ صرف حکمرانوں بلکہ عوام الناس اور پھر علماء پر بھی منطبق ہوتے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب میں اگلا حصہ علماء کے بارہ میں بھی لکھا ہے۔ اپنے پروگرام میں شاید اس حوالے سے انہوں نے وضاحت سے باتیں بھی کی ہوں گی۔

بہرحال میں بھی اس بارہ میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ یہ صرف چند ملکوں کا جن کے عوام پُرجوش ہو کر حکومتوں کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں، اُن کا ہی نقشہ نہیں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھینچا ہے بلکہ جو نقشہ مسلمان بادشاہوں کا اور حکمرانوں کا اور عوام کا اور علماء کا سو سال سے زائد عرصہ پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھینچا ہے آج بھی تمام مسلم ممالک آپ کے ان الفاظ کی صداقت کی گواہی دے رہے ہیں۔ یہی حالات آج کل پیش آرہے ہیں۔ اور جب ہم مزید نظر دوڑائیں تو صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے کے مسلم ممالک نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جو نئی اسلامی مملکتیں وجود میں آئی ہیں، اُن کے سربراہوں اور رعایا اور نام نہاد علماء کا بھی یہی حال ہے۔ جو اپنی کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا۔ اور پھر اس تمام خوفناک اور قابلِ شرم صورتِ حال کا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب میں بیان فرمائی ہے، حل بھی بیان فرمایا ہے کہ مسیح وقت جس نے آنا تھا وہ آچکا اور ہزاروں نشانات اور آسمانی تائیدات اُس کی آمد کی گواہی دے رہی ہیں۔ اور اُس کو ماننے میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کو پورا کرنے میں اب مسلمانوں کی بقا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

(خطبہ جمعہ 15/ اپریل 2011ء)

غلام مصباح بلوچ

حضرت مولوی حبیب احمد صاحب رضی اللہ عنہ

سڑک دودھلی ضلع سہارنپور

حضرت مولوی حبیب احمد صاحب ولد مکرم مولا بخش صاحب موضع سڑک دودھلی (Sadak Dudhli) نزد سہارنپور (یو پی، انڈیا) کے رہنے والے تھے۔ آپ مدرس تھے جس کے ساتھ ساتھ تجارت کے پیشہ سے بھی وابستہ تھے۔ آپؓ نے 1903ء میں قادیان حاضر ہو کر سلسلہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اور نہایت مخلص اور فدائی وجود ثابت ہوئے۔ آپؓ نے ایک تحریر بعنوان ’’میں کیوں فرقہ احمدی میں داخل ہوگیا‘‘ کے تحت اپنے ابتدائی حالات اور بیعت کا احوال لکھا ہے چنانچہ قبول احمدیت کے متعلق آپ لکھتے ہیں:

’’..... میں اپنے بچپن کے زمانہ میں مردوں اور عورتوں سے سنا کرتا تھا کہ اب امام مہدی کا ظہور ہونے والا ہے کیونکہ تیرھویں صدی خاتمہ پر ہے۔ بعد ازاں ایک نظم کی کتاب ’’آثار محشر‘‘ نام مجھے ملی کہ جس کے اندر صاف یہ نشان معہ دیگر نشانوں کے درج تھا کہ مہدی کے وقت میں ماہ رمضان میں کسوف وخسوف ایک ہی ماہ میں ہوں گے۔ سو یہ واقعہ 1311ھ میں مَیں نے اور اور بہت لوگوں نے دیکھا اور نماز کسوف وخسوف بھی پڑھی گئی۔ سو اُس وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ ضرور اب حضرت امام مہدی کا زمانہ ہے اور بہت قریب اُن کا ظہور ہونے والا ہے اور غالباً عرصہ تین سال کا ہوا ہوگا کہ مجھ کو ایک کتب فروش سے رسالہ تصدیق المثیل و نیز ایک ماہواری رسالہ الحق سیالکوٹ ہاتھ آیا۔ اُس پرچہ میں کسوف وخسوف کا ماہ رمضان میں مقررہ تاریخوں پر ہونا اور حضرت اقدس کا خوشی منانا اور شاید سو آدمیوں کو کھانا کھلانا اور خیرات کرنا درج تھا اور دیگر مضامین بھی تھے.....اگرچہ یہ مضامین حضرت اقدس کے قلم سے نکلے ہوئے نہ تھے مگر تاہم ان میں حق کی چمک ہی پیدا تھی.....اکتوبر 1902ء میں جب شیخ زین الدین صاحب و حافظ فہیم الدین صاحب تاجران کتب سہارنپور چند رسالے حضرت اقدس کے دارالامان سے لے گئے اُن میں سے تحفہ گولڑویہ معہ اور تین چھوٹے رسالوں کے مجھے مل گیا جس کے اندر ایک کافی ذخیرہ حضرت اقدس کے دعوے کے ثبوت کا ہے اور نیز مخالفین کے شبہات کا بھی مختصراً کافی جواب ہے۔ پس وہ شبہات اس سے دور ہوگئے۔ میں نے حضرت کی تصنیف میں وہ نور حق کی چمک پائی کہ جو بغیر تائید ایزدی ناممکن ہے۔ غرض کہ فوراً دیکھتے ہی بذریعہ عریضہ کے تصدیق کر لی مگر اُسی وقت سے دل کو اشتیاق دیدار پُر انوار ہوگیا مگر دنیوی امورات مانع رہے۔

4/ستمبر 1903ء کو میں دار الامان کی طرف روانہ ہوا.....چنانچہ بفضل ایزد منان 5/ستمبر 1903ء کو دار الامان میں داخل ہوا..... حضرت کا حلیہ بالکل بخاری کی اُس حدیث کے مطابق ہے جس میں مسیح موعودؑ کا حلیہ بیان ہوا ہے۔ چہرہ پُر رعب، جسم ایک عمدہ ترتیب پر واقعہ ہے۔ چہرہ پُر خشیت الٰہی اور تفکر کے آثار نمایاں ہیں۔ گفتگو نہایت متین اور شستہ ہے۔ کم گوئی کی عادت ہے۔ دوسرے کی بات کو توجہ سے سنتے ہیں۔ کسی قابل امر کا جواب صاف صاف اگر مختصر کی ضرورت ہے مختصر اور جو مفصل کی ضرورت ہے مفصل دیتے ہیں۔ اپنی جماعت پر خود السلام علیکم کرتے ہیں۔ ہمیشہ گھر میں رہتے ہیں اور تیغ قلم جس پر مامور ہیں، جاری رہتی ہے۔ صرف اوقات نماز میں شامل جماعت ہوتے ہیں اور مغرب سے عشاء تک اکثر مسجد میں بیٹھتے ہیں اور یہی وقت گویا عرض معروض کا ہے۔ بیٹھنے میں کوئی ممتاز جگہ یا درجہ علیحدہ نہیں رکھتے بلکہ اکثر مرید اونچی جگہ پر بیٹھ جاتے ہیں۔ گھر میں بچے شور مچاتے ہیں مگر آپ کچھ نہیں کہتے اور آپ کے فرض منصبی میں اس سے کچھ فرق نہیں آتا۔ آپ ہمیشہ افشاء السلام علیک ایک متین اور سنجیدہ لہجہ میں اپنے متبعین پر کرتے ہیں۔ آپ کا فرض منصبی اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ مہمانوں کی باوجود تکریم اور تواضع کے (جس کو ملازمان انجام دیتے ہیں) پاس نہیں بیٹھتے۔ مہمانوں کی پوری پوری خبرگیری کی جاتی ہے.....ان حالات پر غور کرنے کے بعد مجھ کو ثبوت ملتا ہے کہ آپ بیشک وہی مسیح موعود ہیں جن کی خبر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اور حضرت مسیح نے انجیل میں اور رسول کریم ﷺ نے اپنی حدیث میں دی ہے اور یہ بات میں عین الیقین اور حق الیقین سے کہتا ہوں.....‘‘

(الحکم 10 اکتوبر 1903ء صفحہ 11، 12 و الحکم 24/اکتوبر 1903ء صفحہ 9، 10)

یہ آپ کا اخلاص ہی تھا کہ آپ نے اپنی بیٹیوں کے رشتے قادیان میں کرنے کو ترجیح دی چنانچہ اپنی بڑی بیٹی حضرت سکینہ بیگم صاحبہ (وصیت نمبر 687۔ وفات: 1914ء) کے متعلق اخبار بدر میں اشتہار دیا:

’’میں اپنی پندرہ سالہ باکرہ دختر کا نکاح کسی احمدی متقی سے کرنا چاہتا ہوں۔ دار الامان کے باشندہ کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی تجویز کو سب سے مقدم رکھتا ہوں۔ بعد ازاں بزرگان ملت کی تجویز۔ اگر دار الامان میں ایسا موقعہ میسر نہ آوے تو اضلاع مظفر نگر، انبالہ، ڈیرہ دون، میرٹھ کے باشندہ کو بوجہ قرب اپنے مسکن کے ترجیح دوں گا۔ تقویٰ و دیگر اُمور متفرقہ کا فیصلہ بزرگان ملت یا دیگر مقامی بزرگوں کی رائے سے ہوگا۔ اس معاملہ میں جملہ خط و کتابت بذریعہ ایڈیٹر بدر یا براہ راست احقر کے نام ہو۔ المشتہر حبیب اللہ احمدی مدرس چھینٹی گاڑہ ڈاک خانہ وضلع سہارنپور‘‘

(بدر 14/ مارچ 1907ء صفحہ 11)

یہ رشتہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد رشید حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ (بیعت: 1898ء۔ وفات: 27/اپریل 1956ء۔ مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) کے ساتھ کروا دیا اور فرمایا:

’’یہ مجھے نہایت عزیز ہیں اور میں انہیں اپنا بیٹا سمجھتا ہوں اور پھر یہ کہ مجھ پر اس کے ایسے ایسے احسان ہیں کہ میں ان سے عہدہ برا نہیں ہو سکتا۔‘‘

اور حضورؓ نے ہی مؤرخہ 17/جون 1907ء کو قادیان میں نکاح پڑھایا۔ حضرت مولوی حبیب احمد صاحب نے اس موقع پر کہا کہ اس کا حق مہر یہی ہے کہ مولوی غلام نبی قادیان دار الامان کی رہائش کو نہ چھوڑیں اور لڑکی کو دین کی تعلیم دیں اگر ایسا نہ کریں تو ہزار روپیہ مہر ہے۔

(بدر 20/جون 1907ء صفحہ 5)

آپ کی دوسری بیٹی حضرت استانی میمونہ صوفیہ بیگم صاحبہ (وفات: 19/جون 1980ء۔ مدفون بہشتی مقبرہ ربوہ) کا نکاح حضرت مصلح موعودؓ نے مؤرخہ 12/مئی 1916ء کو حضرت حکیم غلام محمد صاحب امرتسریؓ (موصی نمبر 2۔ وفات: 22/فروری 1926ء مدفون بہشتی مقبرہ قادیان) شاگرد خاص حضرت خلیفہ اولؓ کے ساتھ پڑھایا۔ نکاح کی خبر دیتے ہوئے اخبار الفضل نے لکھا:

’’منشی حبیب احمد کا نمونہ قابل تعریف ہے، انہوں نے اپنی پہلی لڑکی کا نکاح مولوی غلام نبی صاحب سے اس شرط پر کیا کہ اسے دین سکھایا اور قادیان میں رکھا جائے اور اب بھی اسی مبارک نیت و شرط پر نکاح کیا ہے۔‘‘

(الفضل 16 مئی 1916ء صفحہ 1)

اخبار بدر 7جنوری 1909ء صفحہ 10 پر آپ کے متعلق سہارنپور کے علاقہ تاج پور ڈاک خانہ سنسارپور سے اپنے علاقہ کے چاول اور گڑ بطور نمونہ دو تین بوریاں لانے کا ذکر ہے کہ اگر کوئی صاحب یہ چیزیں منگوانا چاہیں تو آپ سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

حضرت مولوی حبیب احمد صاحبؓ نے مؤرخہ 23/مارچ 1929ء کو بعمر قریباً 56 سال وفات پائی۔ آپ بفضلہ تعالیٰ موصی (وصیت نمبر 523) تھے۔ آپؓ اپنے علاقہ سڑک دودھلی میں ہی دفن ہوئے۔ یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگا ہوا ہے۔

آج کی دعا

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

(صحیح بخاری کتَابُ الإِيمَانِ بَابٌ: تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الإِيمَانِ حدیث:۳۷)

ترجمہ: جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان رکھ کر اور ثواب کے لیے عبادت کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

یہ پیارے رسول اکرم حضرت محمد ﷺ کا ماہ رمضان میں نماز و نوافل کی ادائیگی کی اہمیت پر مبارک حکم ہے۔

حضرت بلالؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ تمہیں نماز تہجد کا التزام کرنا چاہئے کیونکہ یہ گذشتہ صالحین کا طریق رہا ہے قرب الٰہی کا ذریعہ ہے۔ یہ عادت گناہوں سے روکتی ہے۔ برائیوں کو ختم کرتی ہے اور جسمانی بیماریوں سے بچاتی ہے۔

(جامع ترمذی ابواب الدعوات)

مرسلہ: مریم رحمٰن

نذیر احمد مظہر (ڈاکٹر آلٹرنیٹو میڈیسن)، کینیڈا

صلح کے جسمانی و روحانی فائدے

(سوال و جواب)

کرونا وائرس کے باعث بہت سے لوگوں کی زندگی میں محنت اور مشقت والے کام ختم ہیں اور گھر پر بیشتر وقت گزرتا ہے۔ ایسے میں لڑائی جھگڑے، چڑچڑا پن بہت حد تک بڑھ گیا ہے۔ عدم برداشت زیادہ ہوگئی ہے۔ صلح کے تناظر چند گذارشات پیش ہیں۔

صلح عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مادہ ص ل ح ہے۔ اس کا متضاد فسد (ف س د) ہے۔ ص ل ح کے معانی ہیں کہ صحیح سالم ہونا، تندرست ہونا، درست ہونا، رو بہ اصلاح ہونا، صلاحیت ہونا، صلح کرنا اور کرانا وغیرہ۔ صلح کا متضاد فساد ہے۔ جب صلح نہ ہو تو گویا فساد کی کیفیت و حالت ہوتی ہے۔ اور اس کیفیت کو ختم کرنے کے لیے صلح ضروری ہے۔ فساد کی مختلف اشکال مثلاً گالی گلوچ، ہاتھا پائی، جنگ وجدل، لڑائی جھگڑا، قتل و غارت، تباہی و بربادی اور ذہنی و جسمانی بدامنی ہیں۔

سوال۔ کیا صلح کے بدنی یا جسمانی فوائد بھی ہیں؟

جواب۔ فساد کی مختلف اشکال کا اوپر قدرے مختصر تذکرہ ہو چکا ہے۔ فساد کی صورت میں ہر طرح کی بدامنی ہوتی ہے۔ ذہنی بدامنی وبے سکونی کی صورت میں بالخصوص آجکل جبکہ امراض قلب پہلے ہی بہت زیادہ ہیں، بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے۔ یہ ہارٹ اٹیک کا باعث بن سکتا ہے۔ کولیسٹرول بڑھ کر شریانوں میں رکاوٹ کا سبب بن کر ہارٹ اٹیک واقع ہوسکتا ہے۔ دماغی شریانیں پھٹ کر موت واقع ہوسکتی ہے۔ فالج ہو سکتا ہے۔ دائمی معذوری بھی ہوسکتی ہے۔ گونا گوں ذہنی ونفسیاتی عوارض مسلسل نیند نہ آنے سے مثلاً فتور دماغ واقع ہو کر پاگل پن ہوسکتا ہے۔ بے خوابی کے نتیجہ میں روزمرہ فرائض واستعداد کار متاثر ہوسکتی ہے۔ جب کوئی انسان کسی سے ناراض و خفا ہوتا ہے تو اس کی سوچ منفی ہو جاتی ہے۔ یعنی اسے سب کچھ متضاد والٹ دکھائی دیتا ہے۔ وہ ہروقت سوچتا رہتا ہے۔ مگر منفی رنگ میں کسی شاعر نے خوب کہا ہے:

وعین الرضا عن کل عیب کلیلۃ
کما ان عین السخط تبدی المساویا

یعنی ایک خوش آنکھ جس سے وہ خوش ہو اس کے ہر عیب سے بند ہوتی ہے۔ جبکہ ایک ناراض آنکھ کو تمام اچھائیاں بھی برائیاں نظر آتی ہیں۔ تجربہ کر کے دیکھ لیں، اوپر کا شعر کسی نے کیا سچ کہا ہے۔ تازہ ترین تحقیقات کے مطابق ذہنی دباؤ، تناؤ اور کھچاؤ سے فی زمانہ کس قدر امراض پیدا ہو رہی ہیں۔ ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ امراض قلب و شریانین، کولیسٹرول، ہائی بلڈ پریشر، ذیابیطس، نفسیاتی عوارض، دمہ، جوڑوں کا درد، جلدی امراض وغیرہ یہ سب کچھ ذہنی دباؤ کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ ذہنی بدامنی کے نتیجہ میں بعض لوگ خودکشیاں بھی کر لیتے ہیں۔ ذہنی دباؤ، تناؤ اور کھچاؤ کے نتیجہ میں میگرین (دردشقیقہ)، سردرد، لو بلڈ پریشر اور نظام انہضام کی خرابیاں واقع ہوسکتی ہیں۔ بھوک مٹ جاتی ہے اور کھانا درست طور پر ہضم نہیں ہوتا۔ قبض (جو امراض کی ماں) ہے کی اکثر شکایت ہو جاتی ہے۔ لڑائی جھگڑوں کی صورت میں چونکہ سوچ منفی ہو جاتی ہے لہذا منفی سوچنے سے رنجشوں کی خلیجیں وسیع سے وسیع تر ہو جاتی ہیں جو کہ مزید بڑھ کر دشمنیوں اور عداوتوں کو جنم دیتی ہیں۔ یعنی دشمنیاں بڑھ کر بعض اوقات دست درازی، مار پیٹ، قتل و غارت تک جا پہنچتی ہیں۔ صلح نہ ہونے کی صورت میں شدید نقصانات بھی ہو سکتے ہیں۔

سوال۔ کیا عدم صلح کے معاشی نقصانات بھی ہیں؟

جواب۔ عدم صلح کی صورت میں بے تحاشہ معاشی نقصانات بدحالیوں تک پہنچا دیتے ہیں۔

سوال۔ باوجود نقصان کے لوگ صلح کیوں نہیں کرتے اور کیوں فساد میں پھنسے رہتے ہیں؟

جواب۔ صلح کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ نفس کا موٹاپن، تکبرو انا حائل ہوتی ہیں۔ نفس کی اکڑ، خود پسندی، نخوت، تکبر اور ماحول ومعاشرے میں سبکی کا احساس آڑے آتا ہے۔ گویا نفس کی فربہی (موٹاپن) اس تنگ گذرگاہ سے گزرنے نہیں دیتی۔ افراد معاشرے کے بزدلی کے طعنے بھی روک بنتے ہیں۔ مثل مشہور ہے کہ رنڈی رنڈاپا کٹ لے پر دنیائیں کٹن دیندی۔ غیبت کے رنگ میں ایک دوسرے کے خلاف باتیں کر کے الٹا صلح کے ماحول کو خراب کر دیا جاتا ہے۔ اگر اہل معاشرہ جانتے ہوتے کہ صلح کرانے میں کس قدر اجر ہے تو لوگ باہم ناراض لوگوں کی جلد از جلد صلح کرواتے۔

سوال۔ نفس کا موٹاپا کیا ہے؟

جواب۔ نفس کی فربہی یا موٹاپا دراصل ضد، اکڑ اور خود پسندی کا مرکب (Compound) ہے۔ یا یوں کہہ لیں کہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔

سوال۔ نفس کی موٹائی چیک کیسے کر سکتے ہیں؟

جواب۔ صلح کے مواقع کیلئے بالخصوص حضرت امام الزماں مسیح پاک علیہ السلام مندرجہ ذیل کے ارشادات ہیں:

”سچے ہو کر بھی جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو۔۔ نفس کی فربہی چھوڑ دو۔ نفس کی فربہی چھوڑ دو جس دروازے کیلئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہوسکتا“۔

اگر تو ہمارا طرز عمل ان ارشادات کے برخلاف ہو تو ہمارے اندر نفس کا موٹاپن پایا جاتا ہے۔ نفس کا موٹاپا مذکورہ بالا ارشاد پر عمل کیے بغیر ختم نہیں ہوسکتا۔ چاہیے تو یہ کہ زیادتی کرنے والا تذلل اور عاجزی اختیار کرے کیونکہ یہ اس کا فرض ہے مگر یہاں حکم ہے کہ صلح کی خاطر جس کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے وہ تذلل اور عاجزی اختیار کرے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ صلح وامن کو حاصل کیا جائے خواہ یہ کسی طرح بھی حاصل ہو۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ اس ضمن میں فرماتے ہیں کہ کبھی بھی ایک دوسرے سے نہ لڑو اور غلط فہمیاں دور کرنے کے لیے جہاں تک ہو سکے اپنے حقوق چھوڑ دو کیونکہ دینے والا تو خدا ہے۔ جب وہ دینے پر آتا ہے تو اتنا دیتا ہے کہ بندے کی جھولی میں سما نہیں سکتا۔ بعض مجربین کی شہادت ہے کہ انہوں نے اس ارشاد پر عمل کیا اور فی الحقیقت اس کی برکات عملاً مشاہدہ کیں۔ اگر مظلوم شخص تذلل اختیار کرتا ہے تو اس سے ظالم کو سخت احساس ندامت ہوتا ہے اور اس طرح آئندہ اس کی اصلاح ہو جاتی ہے۔ ہماری رائے میں جہاں یہ محسوس ہو کہ اس طرح زیادتی کرنے والے کی اصلاح نہیں ہوگی بلکہ اس کی شوخی اور شرارت بڑھے گی وہاں صلح کا ہاتھ بڑھانے میں پہل نہیں کرنی چاہیے۔

سوال۔ جب دونوں فریق اپنی ضد پر ڈٹے رہیں تو صلح کیسے ہوسکتی ہے؟

جواب۔ ہر دو میں سے جب ایک فریق اپنی غلطی تسلیم کر لے گا اور معذرت کریگا اور تذلل اختیار کرے گا تو صلح ہو گی۔ بسا اوقات زیادتی کرنیوالا زیادتی کے باوجود اپنا رویہ تبدیل کر کے صلح پر آمادہ نہیں ہوتا مگر دوسرا فریق صلح کا ہاتھ بڑھانے میں خفت محسوس کرتا ہے۔ ایسی صورت حال میں خفت کے احساس کے باوجود صلح کا ہاتھ بڑھانے میں بہت بڑا درجہ اور مقام ہے۔ یہی نفس کو مارنے کا موقع ہے اور یہی نفس کو پاؤں تلے کچلنے کا مقام ہے۔ اس کے برعکس صورت ہے تو نفس اس سے خوب موٹا اور فربہ ہوگا اور جس طرح ظاہری وجسمانی موٹاپا بدنی امراض کا بہت بڑا سبب ہے۔ اسی طرح نفس کا موٹاپا بھی روحانی امراض کا بہت بڑا سبب ہے۔ بدنی موٹاپا ورزش سے کم ہوتا ہے اور نفسانی موٹاپا کسر نفسی اور عاجزی و تذلل سے دور ہوتا ہے۔ جس طرح بدنی موٹاپا چیک کرنے کے لیے ویٹ مشین ہے اسی طرح نفسانی وروحانی موٹاپا چیک کرنے کے لیے صلح کے مواقع پر عاجزی وانکساری کا مظاہرہ کرنا نفسانی ویٹ مشین کا کام دیتا ہے اور نفسانی موٹاپا چیک کرنے کا پیمانہ ہے۔ اکثر سخت شرائط پر صلح کرنے کو بزدلی سمجھا جاتا ہے۔ اگر صلح کرنے والا جبکہ وہ پہلے ہی مظلوم بھی ہو تو اس کے حامی لوگ اسے صلح نہیں کرنے دیتے اور اسے بزدلی قرار دیتے ہیں۔ ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر بظاہر ایسی سخت شرائط پر آپ ﷺ نے صلح فرما لی اور بعض صحابہؓ کو یہ بات خاصی کھلی اور بعضوں سے نہ رہا گیا اور کہہ بھی دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم اتنے کمزور ہیں کہ کفار نے ہمیں کمزور سمجھ کر ہم سے حقارت آمیز سلوک کیا ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ہم نے تجھے کھلی کھلی فتح عطا کی۔

سوال۔ نفس کا موٹاپا دور کرنے کا کونسا موثر ترین طریقہ ہے؟

جواب۔ جس کے ساتھ زیادتی ہو جائے اس سے معافی مانگ لی جائے اور اگر زیادتی بھی دوسرے فریق کی ہو تو اس کے باوجود بھی تذلل اختیار کیا جائے۔ صلح معاشرے میں امن قائم کرتی ہے اور قیام امن کی خاطر خدا تعالیٰ نے انعام کے رنگ میں اجر و ثواب رکھ دیا ہے۔

سوال۔ صلح کے بارے میں قرآن کریم کے کیا ارشادات ہیں؟

جواب۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے الصُّلْحُ خَیْرٌ کہ صلح میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ پھر فرماتا ہے کہ ایسا طرز عمل اختیار کر کہ جو بہترین ہو تب ایسا شخص جس کے اور تیرے درمیان دشمنی تھی وہ گویا اچانک جان نثار دوست بن جائے گا۔ (سورہ حٰم سجدہ آیت 35)۔ ہمارے معاشرے میں بہت سی ذہنی وجسمانی بیماریاں عدم صلح کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں اگر صلح عام ہو جائے تو بہت سی روحانی بیماریوں کے علاوہ جسمانی بیماریوں کا خاتمہ بھی ہوسکتا ہے مگر صلح کو عام کرنے کے لیے تواضع، عاجزی اور انکساری کا عام ہونا لازم ہے۔

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھاؤ

مرزا دانیال احمد

الحمدللہ کہ مؤرخہ 19 دسمبر 1933ء سے رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہوگیا ہے۔ یہ مہینہ نہایت درجہ مبارک ہے۔ اور اس کے اوصاف میں بہت سی قرآنی آیات اور احادیث وارد ہوئی ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ رمضان کے ذکر میں فرماتا ہے۔

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

یعنی رمضان کے مہینہ میں میں اپنے بندوں سے قریب ہوجاتا ہوں اور ان کی دعاؤں کو خاص طور پر سنتا ہوں۔

پس احباب کو چاہئے کہ اس مبارک مہینہ کی برکات سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ سوائے کسی شرعی عذر مثلاً سفر اور بیماری وغیرہ کے روزہ ہرگز ترک نہ کیا جائے۔ اور روزے کے ایام کو خاص طور پر تلاوت قرآن کریم اور ذکر الٰہی اور نوافل میں گزارہ جائے۔ اور ہر قسم کے مناہی اور لغویات سے کلی طور پر پرہیز کیا جائے۔ نیز رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر نماز تہجد کا اہتمام کیا جائے اور اپنی اپنی جگہ پر نماز تراویح کا انتظام کر کے قرآن شریف ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔

علاوہ ازیں حدیث سے پتہ لگتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس مہینہ میں خاص طور پر صدقہ وخیرات پر زور دیتے تھے۔ اس لئے احباب کو بھی اس سنت کے ماتحت رمضان میں حتی الوسع صدقہ وخیرات کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ غرض اس ماہ میں دینی مشاغل اور اعمال صالحہ کی طرف خاص توجہ ہونی چاہئے۔ اور خصوصیت کے ساتھ دعاؤں پر بہت زور دیا جائے اور اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی اور جماعت کی اصلاح اور بہبودی کے لئے دعائیں کی جائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجنے کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے بھی دعائیں کی جائیں۔

اس کے علاوہ ایک اور بات جس کی طرف بعض گزشتہ رمضانوں میں بھی توجہ دلائی جاتی رہی ہے یہ ہے کہ ہر احمدی بھائی کو چاہئے کہ اس رمضان میں اپنی کمزوریوں میں سے کسی ایک کمزوری کے دور کرنے کا عہد باندھے اور پھر پورے عزم اور استقلال کے ساتھ اس عہد کو نبھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ انسان کو چاہئے کہ ہر رمضان میں اپنی کسی ایک کمزوری کے متعلق یہ عہد کرلیا کرے کہ آئندہ میں اس سے بچوں گا اور پھر اپنی پوری کوشش کے ساتھ خدا سے دعا کرتے ہوئے اس سے ہمیشہ کے لئے مجتنب ہوجائے۔ اس کے متعلق کسی سے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اپنے نفس کے ساتھ خدا کو گواہ رکھ کر عہد باندھا جائے۔ البتہ اگر ایسے احباب جو اس رمضان میں اس نسخہ کو استعمال فرمائیں۔ بذریعہ خط مجھے بھی اطلاع بھجوادیں تو میں ان شاء اللہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کے اسماء پیش کر کے ان کے لئے خاص دعا کی تحریک کروں گا مگر اس اطلاع میں بھی سوائے کسی بدیہی بات کے اپنی کمزوری کا ذکر نہ کیا جائے کیونکہ ایسا اظہار ناجائز ہے بلکہ صرف اس بات کی اطلاع بھجوائی جائے کہ ہم نے اس تحریک کے ماتحت اس رمضان میں اپنی ایک کمزوری کے متعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد باندھا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ احباب میری اس تحریک کی طرف خاص توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

(مطبوعہ الفضل 24 دسمبر 1933ء)

ڈلاس جماعت کے جلسہ یوم مسیح موعود کی رپورٹ

ڈلاس جماعت نے 21 مارچ بروز اتوار زوم کانفرنس کے استعمال سے جلسہ یوم مسیح موعود کا انعقاد کیا۔

جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم طاہر عبداللہ صاحب نے ترجمہ کے ساتھ پیش کی۔

مکرم طارق ملک صاحب نے درثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم پڑھی جس کا عنوان تھا ’’اتمام حجت‘‘۔ اس کا انگریزی ترجمہ اسکرین پر پیش کیا گیا۔

پہلے اسپیکر مکرم خلیق رحمان صاحب تھے اور ان کی تقریر کا عنوان ’’23 مارچ 1889 کی اہمیت‘‘ تھا۔ مکرم خلیق صاحب نے جماعت احمدیہ میں 23 مارچ سے متعلق پس منظر کو تفصیل سے بیان کیا۔

مکرم شیراز احمد صاحب نے ’’عقائد اور ذمہ داریوں کو ایک احمدی کی حیثیت سے نبھانا‘‘ کے عنوان پر تقریر کی۔

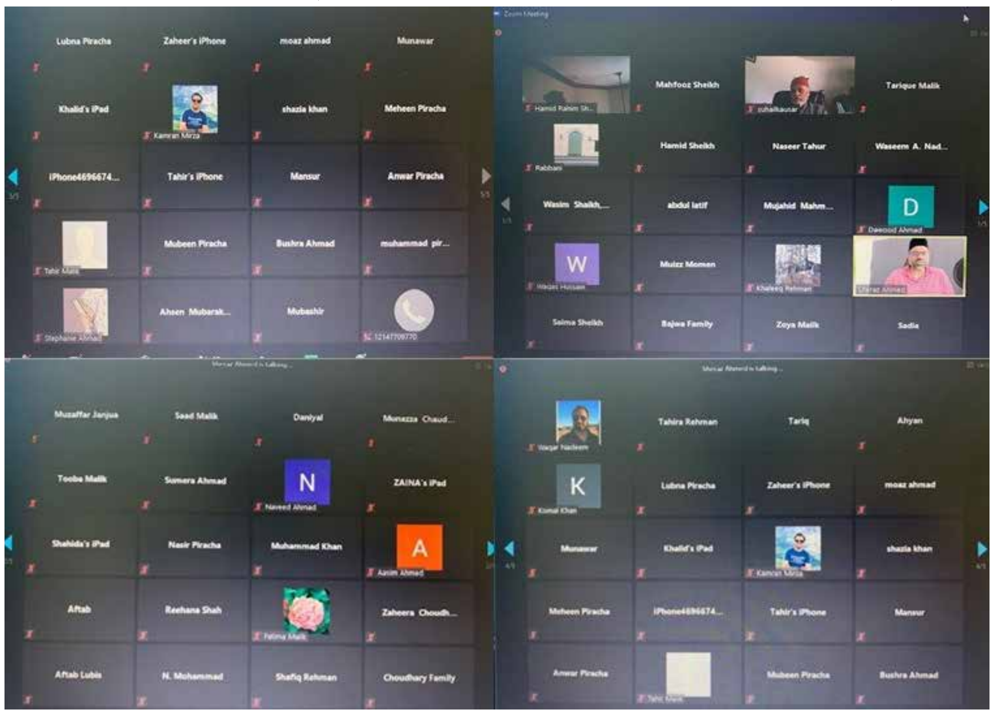

انہوں نے ان عقائد کی وضاحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بیان کی اور یہ بھی یاد دلایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت کی دس شرائط پیش کر کے ہم سب سے کیا توقع کرتے ہیں۔

آخری تقریر مکرم سہیل کوثر صاحب نے کی - ان کی تقریر کا عنوان ’’حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احیائے اسلام‘‘ تھا۔ انہوں نے قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے حوالہ جات کی روشنی میں مذکورہ موضوع کا حق ادا کیا۔

آخر میں صدر ڈلاس جماعت مکرم ڈاکٹر حامد شیخ صاحب نے اس دن کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ جلسہ دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ 105 احباب نے زوم کانفرنس میں شرکت کی جبکہ ان کے ساتھ گھروں میں مزید فیملی کے لوگ بھی شامل تھے۔ الحمدللہ علی ذالک

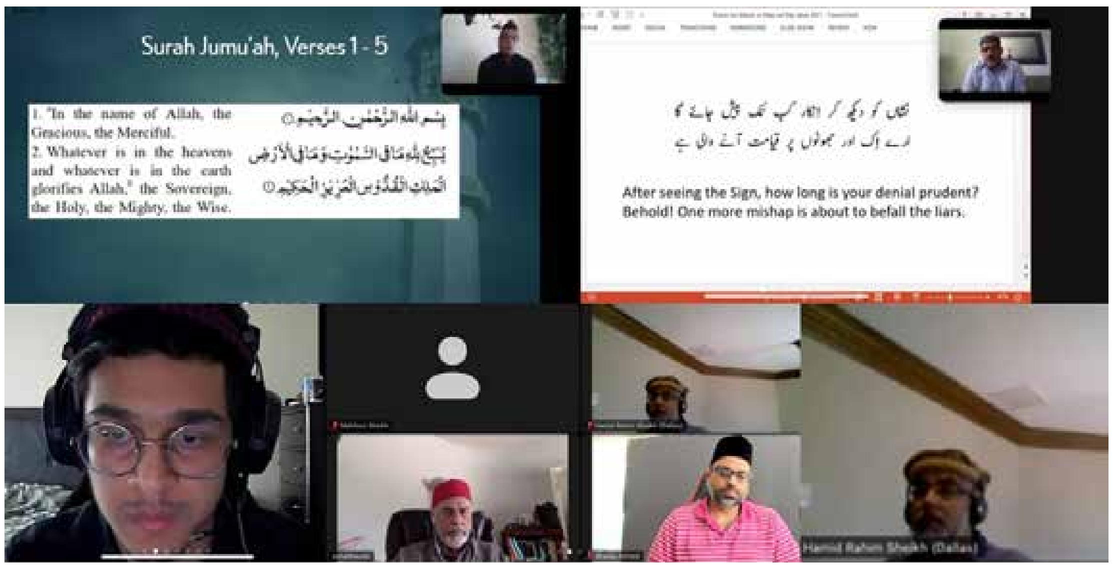

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ: لئیق احمد مشتاق مبلغ سلسلہ سُرینام، جنوبی امریکہ (نمائندہ روزنامہ الفضل لندن آن لائن)

جماعت احمدیہ سُرینام کی مساعی

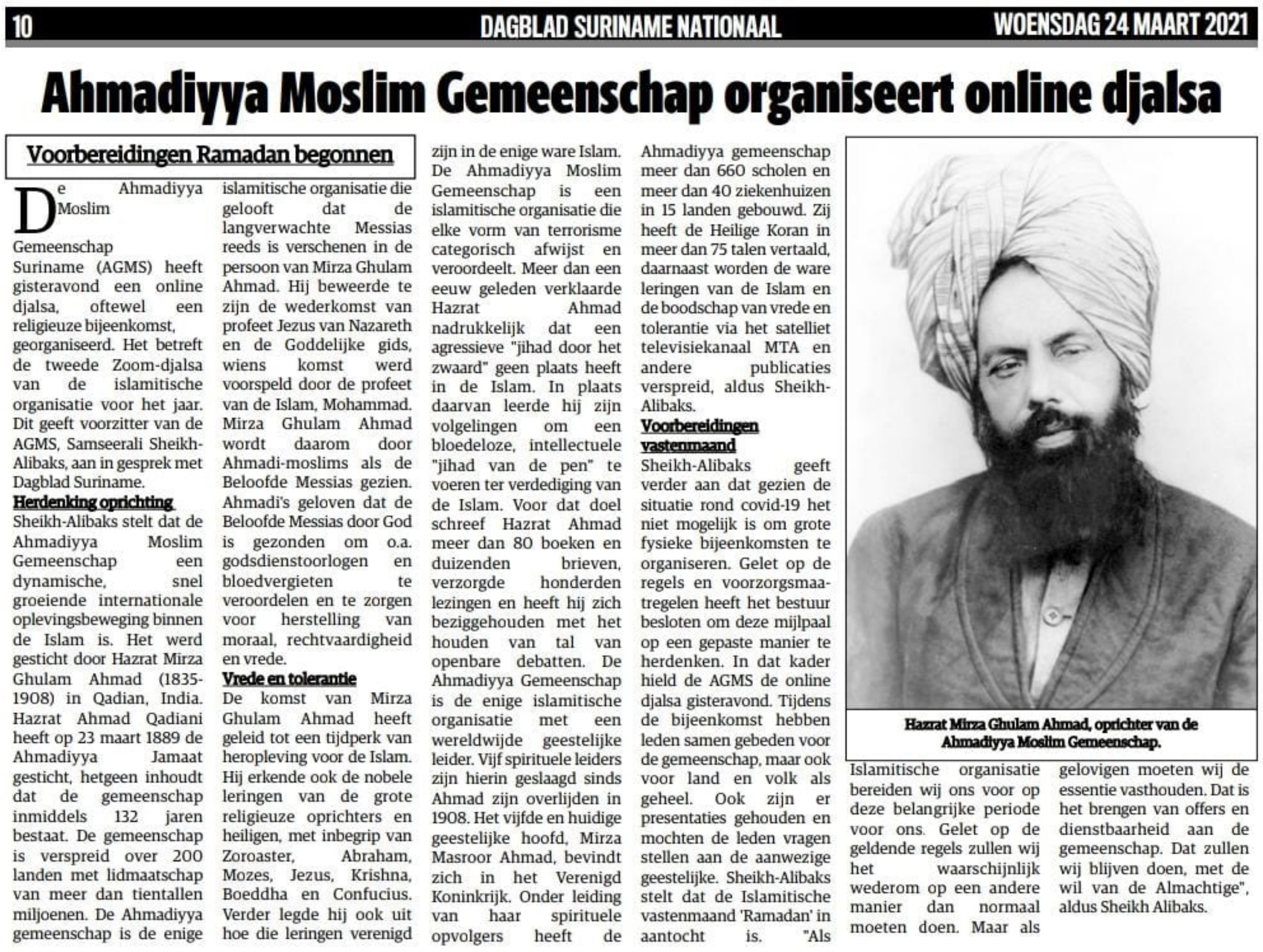

10 DAGBLAD SURINAME NATIONAAL WOENSDAG 24 MAART 2021

Ahmadiyya Moslim Gemeenschap organiseert online djalsa

Voorbereidingen Ramadan begonnen

De Ahmadiyya Moslim Gemeenschap Suriname (AGMS) heeft gisteravond een online djalsa, oftewel een religieuze bijeenkomst, georganiseerd. Het betreft de tweede Zoom-djalsa van de islamitische organisatie voor het jaar. Dit geeft voorzitter van de AGMS, Samseerali Sheikh-Alibaks, aan in gesprek met Dagblad Suriname.

Herdenking oprichting

Sheikh-Alibaks stelt dat de Ahmadiyya Moslim Gemeenschap een dynamische, snel groeiende internationale oplevingsbeweging binnen de Islam is. Het werd gesticht door Hazrat Mirza Ghulam Ahmad (1835-1908) in Qadian, India. Hazrat Ahmad Qadiani heeft op 23 maart 1889 de Ahmadiyya Jamaat gesticht, hetgeen inhoudt dat de gemeenschap inmiddels 132 jaren bestaat. De gemeenschap is verspreid over 200 landen met lidmaatschap van meer dan tientallen miljoenen. De Ahmadiyya gemeenschap is de enige islamitische organisatie die gelooft dat de langverwachte Messias reeds is verschenen in de persoon van Mirza Ghulam Ahmad. Hij beweerde te zijn de wederkomst van profeet Jezus van Nazareth en de Goddelijke gids, wiens komst werd voorspeld door de profeet van de Islam, Mohammad. Mirza Ghulam Ahmad wordt daarom door Ahmadi-moslims als de Beloofde Messias gezien. Ahmadi's geloven dat de Beloofde Messias door God is gezonden om o.a. godsdienstoorlogen en bloedvergieten te veroordelen en te zorgen voor herstelling van moraal, rechtvaardigheid en vrede.

Vrede en tolerantie

De komst van Mirza Ghulam Ahmad heeft geleid tot een tijdperk van heropleving voor de Islam. Hij erkende ook de nobele leringen van de grote religieuze oprichters en heiligen, met inbegrip van Zoroaster, Abraham, Mozes, Jezus, Krishna, Boeddha en Confucius. Verder legde hij ook uit hoe die leringen verenigd zijn in de enige ware Islam. De Ahmadiyya Moslim Gemeenschap is een islamitische organisatie die elke vorm van terrorisme categorisch afwijst en veroordeelt. Meer dan een eeuw geleden verklaarde Hazrat Ahmad nadrukkelijk dat een agressieve "jihad door het zwaard" geen plaats heeft in de Islam. In plaats daarvan leerde hij zijn volgelingen om een bloedeloze, intellectuele "jihad van de pen" te voeren ter verdediging van de Islam. Voor dat doel schreef Hazrat Ahmad meer dan 80 boeken en duizenden brieven, verzorgde honderden lezingen en heeft hij zich beziggehouden met het houden van tal van openbare debatten. De Ahmadiyya Gemeenschap is de enige islamitische organisatie met een wereldwijde geestelijke leider. Vijf spirituele leiders zijn hierin geslaagd sinds Ahmad zijn overlijden in 1908. Het vijfde en huidige geestelijke hoofd, Mirza Masroor Ahmad, bevindt zich in het Verenigd Koninkrijk. Onder leiding van haar spirituele opvolgers heeft de Ahmadiyya gemeenschap meer dan 660 scholen en meer dan 40 ziekenhuizen in 15 landen gebouwd. Zij heeft de Heilige Koran in meer dan 75 talen vertaald, daarnaast worden de ware leringen van de Islam en de boodschap van vrede en tolerantie via het satelliet televisiekanaal MTA en andere publicaties verspreid, aldus Sheikh-Alibaks.

Voorbereidingen vastenmaand

Sheikh-Alibaks geeft verder aan dat gezien de situatie rond covid-19 het niet mogelijk is om grote fysieke bijeenkomsten te organiseren. Gelet op de regels en voorzorgsmaatregelen heeft het bestuur besloten om deze mijlpaal op een gepaste manier te herdenken. In dat kader hield de AGMS de online djalsa gisteravond. Tijdens de bijeenkomst hebben leden samen gebeden voor de gemeenschap, maar ook voor land en volk als geheel. Ook zijn er presentaties gehouden en mochten de leden vragen stellen aan de aanwezige geestelijke. Sheikh-Alibaks stelt dat de Islamitische vastenmaand 'Ramadan' in aantocht is. "Als Islamitische organisatie bereiden wij ons voor op deze belangrijke periode voor ons. Gelet op de geldende regels zullen wij het waarschijnlijk wederom op een andere manier dan normaal moeten doen. Maar als gelovigen moeten wij de essentie vasthouden. Dat is het brengen van offers en dienstbaarheid aan de gemeenschap. Dat zullen wij blijven doen, met de wil van de Almachtige", aldus Sheikh Alibaks.

Hazrat Mirza Ghulam Ahmad, oprichter van de Ahmadiyya Moslim Gemeenschap.

کرونا کی عالمی وبا، میل جول اور سماجی فاصلوں کے مسائل کی وجہ سے ورچوئل ملاقاتیں اور آن لائن میٹنگز زندگی کا حصہ بن گئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور اُس کی دی ہوئی توفیق سے جماعت احمدیہ سُرینام بھی اس نظام کا حصہ اس وقت بنی جب جماعتی تاریخ میں پہلی بار 20فروری 2021ء کی شام ’’یوم مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ‘‘ کے حوالے سے آن لائن جلسہ منعقد ہوا۔ اس مقصد کے لئے افراد جماعت سے رابطہ کر کے انہیں پروگرام میں شامل ہونے کا طریق سمجھایا گیا۔

رات 8بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا، جس کی سعادت مکرم رفیع احمد صاحب نے حاصل کی۔ مکرم جلیل احمد صاحب نے منظوم کلام سنایا۔ محترم شمشیر علی صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کارناموں کے حوالے سے تقریر کی۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کے بارے میں چند گذارشات پیش کیں۔ بعد ازاں بچوں کے گروپ نے نظم پیش کی۔

بفضل خدا یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا، اور جلسہ کے آخر پہ تمام شاملین نے خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔

مورخہ 23مارچ 2021ء بروز منگل یوم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے جماعت کا دوسرا آن لائن جلسہ منعقد ہوا۔ جو افراد جماعت یوم مصلح موعود کے پروگرام میں شامل نہیں ہو سکے تھے ان سے بھی رابطہ کیا گیا اور انہیں جلسہ میں شمولیت کی تلقین کی گئی اور اس کا طریق سمجھایا گیا۔

پروگرام کے آغاز میں عزیزم محمد صہیب اسد صاحب نے سورۃ الجمعہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت اور ترجمہ پیش کیا، جس کے بعد منظوم کلام پیش کیا گیا۔ محترم شمشیر علی صاحب نے اشتہار تکمیل تبلیغ ،لدھیانہ میں پہلی بیعت اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کے بعض دیگر واقعات کے حوالے سے پاور پوائنٹ پریذنٹیشن دی۔ اس کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اور نئی جماعت کے قیام کے حوالے سے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض تحریرات پیش کیں۔ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ نصائح پڑھ کر سنائی گئیں۔ آخر پہ خاکسار نے افراد جماعت کو رمضان المبارک کی آمد کی تیاری کی تلقین کی اور اختتامی دعا کروائی۔ یوں یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

ملک کے مشہور اخبار روزنامہ ’’داغ بلاد سُرینام‘‘Dagblad SURINAME کے نمائندہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ، تعلیم اور جماعت احمدیہ کی موجودہ ترقیات کے حوالے سے محترم صدر صاحب جماعت کا انٹرویو لیا، جو مؤرخہ 24مارچ 2021ء کے اخبار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر مبارک کے ساتھ شائع ہوا۔

قارئین الفضل سے جماعت سُرینام کے نفوس اور اموال میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

طلوع وغروب آفتاب

22 اپریل 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:36	18:42
مدینہ منورہ	04:32	18:47
قادیان	04:25	19:02
ربوہ	04:05	18:42
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:24	20:11